

وکی لیکس - پاک امریکہ تعلقات

تحریر: کیمرون مٹر، امریکی سفیر برائے پاکستان

صدر باراک اوباما اور وزیر خارجہ ہمیری گلشن نے دنیا بھر کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کو ایک نئے جوش اور ولے کے ساتھ استوار کرنے کو اپنی ترجیح بنا رکھا ہے۔ وہ موجودہ اشتراک کار کو مضبوط بنانے اور نئے تعلقات استوار کرنے کیلئے انہیں محنت کر رہے ہیں تاکہ موسمیاتی تبدیلی سے لے کر ایسی ہتھیاروں کے خطرے کے خاتمے اور غربت اور بیماری کے خلاف جنگ تک کے مشترکہ چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکے۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر کی حیثیت سے مجھے اس جدوجہد کا حصہ ہونے پر فخر ہے۔ پاکستان امریکہ کا ایک اہم اسٹریڈж پارٹنر ہے۔

یقیناً مضبوط تعلقات میں بھی اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ ہم نے گز شستہ دنوں ایسا ہوتے دیکھا ہے جب امریکی حکمہ دفاع کے کمپیوٹروں سے بظاہر جزوی اگئی دستاویزات ذرائع ابلاغ میں خبروں کا موضوع بنیں۔ ظاہری طور پر ان میں پالیسیوں، مذاکرات اور دنیا بھر کے ممالک کے راہنماؤں کے بارے میں سفارتکاروں کی آراء اور غیر ملکی حکومتوں سے متعلق اور ان سے باہر کے لوگوں کے ساتھی ملاقاتوں کی روپورٹیں شامل تھیں۔

میں ان میں سے کسی دستاویز کی صداقت کی تصدیق نہیں کر سکتا لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ کسی ایسی معلومات کے افشاء پر گہرے افسوس کا اظہار کرتا ہے جن کو خفیہ رکھنا مقصود تھا اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ سفارتکاروں کو اپنے ساتھیوں سے بے تکلفاً گفت و شنید کرنی چاہئے اور انہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ یہ گفت و شنید خفیہ رہے گی۔ حکومتوں کے اپنے اندر اور ان کے مابین دیانتدارانہ بات چیت میں الاقوامی تعلقات کی بنیادی سودابازی کا ایک حصہ ہے، اس کے بغیر ہم امن و سلامتی اور عالمی استحکام کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ امریکہ میں پاکستان کے سفراء بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کرتے۔ وہ بھی واشگٹن میں اپنے ہم منصبوں کے ساتھ مخلصانہ تباولہ خیال کرنے اور امریکہ کے راہنماؤں، پالیسیوں اور اقدامات کے بارے میں اپنی آراء وطن واپس بھیجنے کی اپنی صلاحیت پر انحصار کرتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ خوش اعتماد لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سفارتکاروں کی اندر وافی روپورٹیں کسی حکومت کی سرکاری خارجہ پالیسی کی ترجمان نہیں ہوتیں۔ امریکہ میں یہ ہماری پالیسیوں کو تشکیل دینے والے متعدد عناصر میں سے ایک عنصر ہوتی ہیں، جو کہ بالآخر صدر اور وزیر خارجہ تشکیل دیتے ہیں۔ اور وہ پالیسیاں سرکاری ریکارڈ کا حصہ ہوتی ہیں جو کہ تقاریر، بیانات، قرطاس ابیض اور دیگر دستاویزات کے ہزاروں صفحات کی صورت میں ملکہ خارجہ کی طرف سے آن لائن اور

دیگر جگہوں پر دستیاب ہوتی ہیں۔

لیکن حکومتوں کے درمیان تعلقات ہی تنہا معاملہ نہیں ہوتے۔ امریکی سفارتکار انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے مقامی کارکنوں، صحافیوں، مذہبی راہنماؤں اور حکومت سے باہر کے دیگر افراد سے بھی ملتے ہیں جو کھلے دل سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس گفت و شنید کا انحصار اعتماد اور سماکھ پر بھی ہوتا ہے۔ اگر کربشان کے خلاف سرگرم کوئی شخص کسی سرکاری بدعنوی کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے، یا کوئی سماجی کارکن جنسی زیادتی کے بارے میں دستاویزات فراہم کرتا ہے تو ایسے افراد کی شناخت کا انکشاف سنگین عمل یعنی گرفتاری، تشدیقی کہ قتل پر بھی منع ہو سکتا ہے۔

وکی لیکس ویب سائٹ کے مالکان کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس ڈھائی لاکھ خفیہ دستاویزات موجود ہیں جن میں سے بہت سی ذرا لمحہ ابلاغ کو جاری کی جا چکی ہیں۔ ان دستاویزات کی اشاعت کے پس پشت مقاصد سے قطع نظر یہ بات واضح ہے کہ انہیں شائع کرنے سے اصل افراد کو حقیقی خطرات لاحق ہو چکے ہیں اور اکثر ان لوگوں کو بھی جنہوں نے دوسروں کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ کسی طاقتور کو مشتعل کرنے کے لئے کیا جانے والا اقدام اُٹا کسی کمزور شخص کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ ہم عوامی پالیسی کے بارے میں اہم نویعت کے سوالات کے حوالے سے حقیقی بحث مباحثہ کرنے کی حمایت کرتے ہیں اور ایسا کرنے پر رضامند ہیں۔ لیکن تباہ کو پیش نظر رکھے بغیر لاپرواہی سے دستاویزات جاری کر دینا اس طرح کے بحث مباحثے کو شروع کرنے کا درست طریقہ نہیں ہے۔

امریکی حکومت اپنی حد تک اپنے سفارتی روابط کی حفاظت کا پختہ عہد کئے ہوئے ہے اور انہیں خفیہ رکھنے کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔ ہم اس امر کو یقینی بنانے کیلئے کہ آئندہ اس طرح کے افشاء کا اعادہ نہ ہونے پائے، شدود مدد سے کوششیں کر رہے ہیں۔ اور ہم پاکستان کے ساتھ اپنے اشتراک کارکومضبوط بنانے کے لئے کام کرتے رہیں گے اور ہمارے دونوں ممالک کے لئے اہمیت کے حامل امور پر پیش رفت جاری رکھیں گے۔ ہم اس سے کم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ میں درپیش مسائل اور امور پر توجہ مرکوز رکھنے کو یقینی بنانے کے لئے پاکستان کی قیادت کے ساتھ قریبی رابطہ رکھے ہوئے ہوں۔ صدر اوباما، وزیر خارجہ کلمنٹ اور میں قابل اعتماد ساتھی رہنے کے عہد پر کار بند ہیں کیونکہ ہم ہر کسی کے لئے ایک بہتر اور زیادہ خوشحال دنیا تعمیر کرنے کے خواہاں ہیں۔